DAY: DATE:

سوال نمبر 1

تعارف: زکوٰۃ کے معنی ہیں پاک کرنا اور
نمو و افزائش کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہے
جب کوئی صاحب نصاب شخص اپنے مال میں سے
زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کا مال کم نہیں بلکہ
زیادہ ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کتنی فرض ہے یہ بھی
بتایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ سورت توبہ
میں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے
ہیں۔ اسلام اس بات کی بھی نشاندہی
کرتا ہے کہ معاشرہ/ریاست زکوٰۃ کے نظام
کو قائم کرے غربت کا خاتمہ کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ کا تصور

زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے جو ہر مسلمان
جو کہ صاحب نصاب ہے اس پر فرض
ہے۔ قرآن پاک بہت بار نماز اور زکوٰۃ
کا حکم آیا ہے جس سے اس کی اہمیت
کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے
النور آیت 56 "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"

زکوۃ کتنی فرض ہے۔

نصاب	شرح
سونا	ساڑھے سات تولے پر 2.5% زکوۃ فرض ہے
چاندی	ساڑھے باون تولے چاندی پر 2.5 فیصد فرض ہے
اونٹ	پانچ عدد اونٹوں پر زکوۃ فرض ہے
بیل، بھینس	30 بیل پر زکوۃ فرض ہے
بھیڑ، بکریاں	40 پر زکوۃ فرض ہے
زمینی پیداوار	زمین پر [illegible] فرض ہے یعنی دسواں حصہ بارش سے سیراب ہونے والی زمین پر دسواں حصہ فرض ہے مصنوعی طریقے سے سیراب ہونے والی زمین پر پانچواں حصہ زکوۃ فرض ہے۔

مصارف زکوۃ

← سورۃ توبہ میں زکوۃ کے آٹھ مصارف بیان کیے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو زکوۃ کے حقدار ہوں

(1) **فقراء**: ان سے مراد وہ لوگ جن کو کوئی ایسی مجبوری ہو جسے دور کرنا ضروری ہو اور ان کے پاس پیسے نہ ہو۔ مثلاً کوئی موذی مرض کے علاج کیلئے پیسے نہ ہو۔

(2) **مساکین**: ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو زکوۃ کے حقدار ہوتے ہیں لیکن اپنی سفید پوشی کی وجہ سے ہاتھ نہیں پھیلاتے

(3) **عاملین**: عاملین کا مطلب وہ لوگ ہیں جو زکوۃ کی وصولی اور ادائیگی کے ذمہ دار ہوں ان کی تنخواہیں زکوۃ میں سے ادا کی جاتی ہیں۔

(4) **المؤلفۃ القلوب**: وہ لوگ جو مسلمان ہوئے ہوں ان کی دلجوئی کیلئے زکوۃ دی جائے خواہ اسلام لانے سے پہلے کتنے ہی امیر کیوں نہ ہوں۔

5 **فی الرقاب:** زکوٰۃ کے مال میں سے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جائے۔

6 **غارمین:** کسی قرض دار کا قرض ادا کرنے کیلئے زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔

7 **فی سبیل اللہ:** ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے جو اللہ کے دین کی تبلیغ میں مصروف ہیں اور جہاد کر رہے ہیں۔

8 **ابن سبیل:** مسافر کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے وہ سفر میں ہو اور اُس کو ضرورت ہے اگرچہ گھر میں کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو۔

ریاست میں زکوٰۃ کا نظام اور غربت کا خاتمہ

1 **زکوٰۃ کو فرض قرار دیا جائے:** ایک ریاست کو چاہیئے کہ اگر غربت کا خاتمہ چاہتی ہے تو زکوٰۃ کو لازماً فرض قرار دے اور زبردستی

اس کی وصولی کرے نہ دینے والوں کے
خلاف کاروائی کرے۔ اور غربت کا خاتمہ ممکن ہے۔
حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے
خلاف جہاد کیا۔

(2) معاشرے کے غرباء کو زکوٰۃ میں سے حصہ دیا جائے:

معاشرے کے ہر فرد کی کفالت، صحت اور ضروریات
پوری کرنا ریاست پر فرض ہے ان کو کسمپرسی
کی زندگی سے نکال خوشحالی کی زندگی فراہم
کی جائے۔ ان کیلئے زکوٰۃ میں سے رقم مقرر
کی جائے کیونکہ زکوٰۃ معاشی وظیفہ بھی ہے۔
حضرت عمر نے بھی بڑے لوگوں کیلئے وظائف
مقرر کیے

حدیث: "زکوٰۃ اس لیے فرض کی گئی
تاکہ دولت مندوں سے مال غریبوں میں منتقل
ہو جائے"۔

(3) سود کا خاتمہ اور غربت کا خاتمہ:

اسلامی ریاست کو چاہیے کہ سود کا مکمل خاتمہ
کرے کیلئے منظم زکوٰۃ کا نظام متعارف
کروائے تاکہ مال میں اضافہ ہو اور
ریاستی ادارے بلا سود نچلے طبقے کو قرض

البقرہ ایت 276 اللہ سود کا مٹاتا ہے اور مال کو بڑھاتا ہے۔

(4) دولت کی مسلسل گردش سے غربت کا خاتمہ ممکن ہے: اسلامی فلاحی کو چاہیے کہ زکوۃ کے موثر نظام کیلئے ایک ادارہ متعارف کروائے جو معاشرے میں دولت کی گردش کو یقینی بنائے اور ریاست میں خوشحالی آجائے۔

التوبہ 103: "اے نبی ان کے مال میں سے زکوۃ لو اور ان کو پاک کردو۔

(5) ارتکاز دولت کا قلع قمع کر کے غربت کا خاتمہ ممکن ہے: ایک ریاست کو سرمایہ دارانہ نظام کی حمایت نہیں کرنی چاہیے جس میں دولت چند ہاتھوں میں ہی اکٹھی ہو کر رہ جاتی ہے اور غریب غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

الحشر ایت 7 "تاکہ وہ مال تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔

6) امداد باہمی کا فروغ اور غربت کا خاتمہ:

ریاست کو امداد باہمی کو فروغ دینا چاہیے اور یہ احساس معاشرے کے ہر فرد میں ہونا چاہیے کہ اس کے کوئی رشتہ دار ہمسایہ غریب ہے تو اس کی مدد کی جائے۔

حدیث "وہ مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا سو جائے"

خلاصہ: زکوٰۃ کو اسلام میں اعلیٰ ترین درجہ دیا گیا ہے۔ اس کی ادائیگی کو صاحب نصاب پر فرض کیا گیا ہے اس کے آٹھ مصارف ہیں اور اس کو ادا کر کے ریاست غربت کا خاتمہ بھی کر سکتی ہے۔

سوال نمبر 2

تعارف: "تمہارے لئے حضرت محمدؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔" **الاحزاب :21**

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کیلئے مشعل راہ بنایا ہے جن کی روشنی سے دنیا آخرت تک فیض یاب ہوگی۔ آپؐ ایک بہترین معلم بھی ہیں جو کہ تعلیم کے ہر درجے میں مہارت رکھتے ہیں

آپؐ نبی کے ساتھ ماہر تعلیم بھی ہیں: وجوہات

1 تعلیم انسانیت کا فروغ: آپؐ نے انسانیت کی تعلیم و تربیت کا بیڑہ اٹھایا اور ان کو قرآن اور سنت کی روشنی میں زندگی گزارنے کی ہدایت دی

آل عمران 164 "اہل ایمان پر تو اللہ نے بہت احسان کیا ہے ~~جو~~ کہ ان میں

سے ہی ان کے درمیان پیغمبر بھیجا جو ان کو اس کی آیات پڑھ کے سناتا ہے"

② اپنے معلم ہونے کا اعلان کیا۔

آپ ﷺ نے اپنے معلم ہونے کا اعلان خود کیا اور خود کو ماہرِ تعلیم قرار دیا۔

حدیث

"مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"۔

③ تعلیم کی عالمگیریت کا قیام:

آپ ﷺ نے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور فرمایا

"علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے"۔

آپ ﷺ نے عورتوں کی تعلیم کیلئے علیحدہ دن بھی مقرر کیا۔

④ آسان اور سادہ اندازِ بیان

آپ ﷺ کا انداز سادہ اور عام فہم ہے اس لئے وہ ماہرِ تعلیم ہیں اور کوئی سختی کا لہجہ نہیں اختیار کیا اور

جیسے احکام نازل ہوئے لوگوں کو
ہدایت دی۔

البقرہ آیت ۲۵۶ "دین میں کوئی جبر نہیں"
← آپ ﷺ نے احکاماتِ الٰہی کے مطابق
ہی شراب کو مکمل حرام قرار دیا۔

(۷) **سوال و جواب کا سلسلہ:** آپ ﷺ
کے ماہر تعلیم ہونے کی خاص وجہ یہ ہے کہ
آپ ﷺ سوال و جواب کی نشست کا
بھی انعقاد فرماتے تھے

← صحابہ کرام بہت زیادہ اور بلا
جھجک سوال کرتے تھے۔

حدیث "علم خزانہ سوال سے کھلتا
ہے۔"

(۸) **زبانی تعلیم کے ساتھ عملی نمونہ:**
آپ ﷺ زبانی تعلیم کے ساتھ ساتھ
عملی طور پر بھی کام کر کے دکھاتے
تاکہ صحابہ کرام کے احکام الٰہی ذہن
نشین ہو جائیں

← نماز پڑھنے کا طریقہ اور مناسک
حج خود ادا کر کے سکھائے۔

DAY: ______ DATE: ______

(7) انفرادی صلاحیتوں کا خیال:

آپؐ کسی بھی انسان کو اس کی صلاحیتوں کے مطابق تعلیم سکھاتے تھے اسی لیے ماہر تعلیم کہلائے۔ اور ان کے معیار پر جا کر مثالی طور پر سکھاتے تھے

حدیث

"لوگوں سے اُن کی عقل کے مطابق بات کیا کرو"

(8) اخلاقی تعلیم پر زور:

آپؐ نے اخلاقی تعلیم پر زور دیا اور لوگوں کے اخلاق کے سنوارنے کو ترجیح دی تاکہ عرب معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار نہ ہو جائے۔

حدیث:

"مجھے اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہے۔"

حدیث:

"جو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔"

⑨ علم حاصل کرنے فضیلت کا بیان:

آپؐ نے علم حاصل کرنے کو عبادت قرار دیا ہے اور علم کی فضیلت کو بیان کیا اور ہر ایک کو علم حاصل کرنے کی تلقین کی۔

← آپؐ نے اصحابِ صفہ کا قیام کیا۔

١٥ علم کیلئے بہترین تدریسی ماحول کا قیام:

آپؐ ماہر علم ہیں کیونکہ آپؐ نے صحابہ کرام کو بہترین تدریسی ماحول فراہم کیا جہاں روز صحابہ کے ساتھ تدریسی نشست کا انتظام کیا جاتا تھا۔

مسجد نبوی کا ایک حصہ تعلیم کیلئے مختص کیا گیا۔

⑪ عورتوں کی تعلیم کیلئے علیحدہ انتظام:

آپؐ نے عورتوں کی تعلیم پر بھی خاص زور دیا تاکہ عرب کی عورتیں جاہل نہ رہ جائیں۔ اور ان کی تعلیم کیلئے علیحدہ دن مقرر کیا۔

حضرت عائشہؓ عورتوں کی معلمہ تھیں

حاصل کلام: آپ ﷺ بہترین ہونے کے ساتھ
بہترین مربی و معلم بھی تھے کیونکہ انہوں نے
صحابہ کرام کو دینی و دنیاوی تعلیم کا
اہتمام کیا۔ انہیں بہترین تعلیمی ماحول
دیا، اخلاقی تعلیم، آسان و عام فہم انداز
مثالوں کے ساتھ سمجھانا، سوال و جواب
کا انعقاد کرتے تھے اور عورتوں کی تعلیم پر
بھی کام کیا۔

سوال نمبر 7

تعارف: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا (المائدہ:3) قرآن کی اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ایک مکمل اور واضح دین ہے اس کی تعلیمات پر عمل کر کے بھی ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ لہذا اسلام کا عدالتی نظام بھی مثالی اور بہترین ہے جس پر عمل کر کے موجودہ پاکستانی عدالتی نظام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ قانون کی بالادستی کر کے عدل و انصاف قائم کر کے انسانی مساوات، انسانی حقوق کی فراہمی کر کے اور بہت تبدیلیاں کر کے جن سے پاکستان کا موجودہ عدالتی نظام درست کیا جا سکتا ہے۔

تبدیلیاں درج ذیل ہیں:

(1) قانون کی بالادستی: اسلامی عدالتی نظام قانون کی بالادستی پر زور دیتا ہے اور قانون کی نظر میں سب کو

برابر سمجھتا ہے خواہ وہ امیر ہو یا غریب سب
پر قانون لاگو ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی
چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔"

(2) عدل و انصاف: اسلامی عدالتی
نظام کی سب سے نمایاں خوبی جو
اس کو سب سے بالاتر کرتی ہے عدل و
انصاف کی فراہمی ہے۔ کیونکہ عدل
سے ہی پاکستانی معاشرہ ترقی کی راہ
پر گامزن ہو سکتا ہے۔

النحل: آیت ۹۰: "اللہ انصاف کا
حکم دیتا ہے"۔

(3) مساوات کا قیام: رنگ، نسل،
قبیلے کی بنیاد پر کسی سے کوئی زیادتی
نہیں کی جائے گی بلکہ قانون کے تقاضے
اور انصاف کی برابر فراہمی سے پاکستان
کا عدالتی نظام درست ہو سکتا ہے۔
الحجرات 13: "بے شک اللہ کے نزدیک

تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ
ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے"

⑥ عدلیہ کی آزادی: عدلیہ تمام
فیصلوں میں آزاد ہونی چاہیے کسی قسم
کا بیرونی اور اندرونی دباؤ نہ ہو حاکم وقت
کو بھی عدالت میں بلا سکتی ہے اسی طرح
پاکستان کا عدالتی نظام مضبوط ہو گا

قاضی شریح نے حضرت علیؓ کو بلایا اور
ان کے خلاف فیصلہ دیا۔

⑤ انصاف کی فراہمی میں غیر جانبداری: کسی
بھی قوم یا شخص سے ذاتی غرض کی
بنا پر انصاف کو روکنا یا دیر نہیں کرنی
چاہیے بلکہ سب کے ساتھ انصاف سے فیصلہ
کرنا چاہیے

المائدہ آیت 8 "کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف
سے نہ روکے"

⑥ مضبوط شواہد کی بنیاد پر فیصلہ: عدالت
کو چاہیے کہ جب تک کوئی ٹھوس شواہد

نہ کسی کے خلاف فیصلہ نہیں دیا
جائے اور دونوں فریقین کو برابر اہمیت دے

حضرت علی کے پاس زرہ کے مقدمے میں
گواہ نہیں تھے مقدمہ ہار گئے تھے۔

⑦ **فوری اور آسان انصاف:** پاکستان
کو چاہئے کہ فوری اور آسان انصاف
کو یقینی بنائے اور غیر فعال عدالتوں کو
بحال کرے تاکہ مقدمے کی طوالت میں کمی ہو
حدیث "لوگوں کے فیصلے جلدی کرو۔"

⑧ **مظلوم کی حمایت:** پاکستان کی
ریاست کو چاہئے کہ مظلوم کا مقدمہ
خود لڑے اور ریاستی وکیل اسے مہیا کرے
تاکہ عدالتی نظام پر اعتماد بڑھایا جا سکے

حضرت عمرؓ نے کہا اگر دریا کے کنارے کوئی
چوپایا بھی مر گیا تو ذمہ داری میرے اوپر
آئے گی اس کا حساب دینا ہوگا۔

⑨ **شرعی سزا کا قیام:** پاکستان کو چاہئے
کہ اپنے عدالتی نظام میں شرعی سزاؤں
کا نفاذ کرے تاکہ جرم مستقبل میں کمی ہو

کام مرزنگی بحث نہ ہو۔ کیونکہ یہی اصلاح کا ذریعہ ہے۔

البقرہ ۱۷۹ "قصاص میں تمہاری زندگی ہے۔"

⑮ شریعت بر مبنی عدالتی نظام کا قیام: پاکستان کی عدلیہ کو ہر فیصلے میں قرآن و حدیث سے مدد لینی چاہیئے تاکہ اسلامی اصولوں کا نفاذ ممکن ہو سکے۔

حدیث "جب تم کوئی فیصلہ کرو تو کتاب اللہ کے مطابق کرو"

⑪ حکمران کا احتساب: اسلامی عدالتی نظام حکمران کے احتساب پر زور دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ حکمران عوام کے سامنے جوابدہ ہو۔ تاکہ اسے اللہ کے ساتھ ساتھ عوام کا ڈر بھی ہو۔

حضرت عمر سے لباس کے متعلق سوال کیا گیا۔

DAY: DATE:

(12) فیصلے کے وقت انسان کی عزت کے تحفظ کا قیام: عدالت کو بھی فیصلہ دیتے تو مجرم چونکہ انسان ہے اس کے وقار کا خیال کرنا تاکہ اس کی عزت میں کمی نہ آئے۔

بنی اسرائیل ایت 70: ہم نے بنی آدم کو بہت عزت بخشی ہے۔

حاصل کلام: پاکستان اگر بتائے گئے عدالتی اصولوں پر عمل کرے تو انصاف کا نظام بہتر بنایا جا سکتا ہے اور عدالتی نظام کو بھی درست کیا جا سکتا ہے اور پاکستان ایک بہترین اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے۔ عدالتی نظام کو مضبوط کرنے سے ظلم بھی ختم ہو جائے گا۔

حضرت عمر نے فرمایا: کفر کا نظام تو چل سکتا ہے لیکن ظلم کا نظام نہیں چل سکتا۔

CamScanner

DAY: DATE:

سوال نمبر 3

تعارف: ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا آپ کی پوری زندگی ہی ایک جامع ہدایت کا ذریعہ ہے۔ لیکن خطبہ الحجۃ الوداع پر جو آپ نے بیان فرمایا وہ الفاظ قیامت تک اس دنیا کے لوگوں کیلئے مشعل راہ ہیں کیونکہ آپ نے اس میں انسانی حقوق پر بہت زور دیا ہے۔

خطبہ کس طرح انسانی حقوق کا جامع ضابطہ

(1) مساوات کا قیام: آپ نے تمام نسلی امتیاز ختم کر دیا اور تمام انسانوں کو برابر تسلیم کیا اور قومیت پرستی کا خاتمہ کیا۔

کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں اور نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کسی گورے کو کالے پر فوقیت حاصل

ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔

(2) سود کا خاتمہ اور معاشی انصاف کا قیام: آپ ﷺ نے سود کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا اور اسے ممنوع قرار دیا کیونکہ یہ مال کی برکت کو ختم کر دیتا ہے۔

"آج کے دن جاہلیت کا سود ختم کیا جاتا ہے"۔

(3) حق زندگی اور جان کا تحفظ: آپ ﷺ نے اپنے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا اور ان کی زندگی کے تحفظ کو یقینی بنایا۔

"تمہارا خون، تمہاری عزت اور تمہارا مال ایک دوسرے پر حرام ہیں"۔

(4) حق ملکیت کا قیام: آپ ﷺ نے مال رکھنے اور اس کو تحفظ فراہم کرنے پر زور دیا اور کسی بھی مسلمان کو دوسرے مسلمان کے مال میں سے حصہ کبھی لینے سے منع کیا۔

DAY: DATE:

"کسی مسلمان کا مال اس کی رضامندی کے بغیر حلال نہیں"۔

(5) خواتین کے حقوق اور عزت کا قیام:

آپ ﷺ نے خواتین کے حقوق کا دفاع کیا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی تلقین کی۔ ان کی عزت کو قائم رکھنے کی بھی ہدایت کی۔

فرمایا: "عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے"۔

(6) خاندانی نظام کی مضبوطی:

آپ ﷺ نے خاندانی نظام کی مضبوطی پر زور دیا اور ذمہ داریوں کو مقرر کیا۔ اور فرمایا:

"تم پر عورتوں کے حقوق ہیں اور ان پر تمہارے حقوق ہیں"۔

⑦ عدل وانصاف کی تلقین: آپ ﷺ نے لوگوں کو عدل قائم کرنے کی ہدایت دی تاکہ ان کی زندگی ایک مثالی اور مضبوط عرب معاشرہ دنیا کے لئے پیدا ہو سکے۔

فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان کو تھامے رہنا گمراہ نہ ہو گے ایک قرآن اور دوسری میری سنت

⑧ جواب دہی کا اصول متعارف کروایا

ہر فرد کو دوسرے فرد کے حقوق ادا کرنے کی تلقین کی تاکہ اسے اس بات کا احساس ہو کہ وہ اللہ کے سامنے جواب دہ بھی ہوگا۔

فرمایا: ہر شخص اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔

⑨ غلاموں کے حقوق کی آگاہی: آپ ﷺ نے غلاموں کے حقوق دینے کی تاکید کی اور ان کے ساتھ

حسن سلوک کرنے کی ہدایت دی اور
ان کے حقوق پر زور دیا۔
فرمایا: جو تم کھاتے ہو وہی انہیں کھلاؤ
جو تم پہنتے ہو وہی ان کو پہناؤ۔

(10) قانون کی بالادستی: آپ ﷺ نے
قانون کی بالادستی پر زور دیا اور
یکساں قانون کی فراہمی کو یقینی بنانے
کی ہدایت کی۔
قریش کی عورت پر چوری کا الزام آیا
تو کچھ صحابہ نے سفارش کی تو آپ ﷺ نے
رد کر دیا۔

**(11) دشمنوں کیلئے معافی کا اعلان
کیا:** آپ ﷺ نے اپنے خاندان کے
تمام قاتلوں کو معاف کر دیا اور
ایک مثال قائم کی کہ معاف کرنے
سے انسانی وقار میں اضافہ ہوتا
ہے۔
جو ابوسفیان کے گھر پناہ لے گا اسے
بھی امان ہے

DAY: ______ DATE: ______

خلاصہ: اس سے معلوم ہوتا ہے
خطبہ حجۃ الوداع انسانی
حقوق کا ایک مثالی ضابطہ ہے جو
کہ عورتوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ
عدل، عام معافی، احساس ذمہ داری
معاشی انصاف، غلاموں کے
حقوق کی جامع بنیاد فراہم کرتا ہے۔